85039 ـ ایسے ملك میں رہائش پذیر ہے جہاں قربانی ذبح كرنا منع ہے كیا وہ قربانی كی قیمت صدقہ كر سكتا ہے ؟

سوال

میں اور میرا خاندان ایسے ملك میں بستے ہیں جہاں ذبح كرنے كی اجازت نہیں، اس لیے ہمیں كیا كرنا چاہیے، اور كیا ہم قربانی كی قیمت صدقہ كر سكتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو ذبح سے مقصود قربانی یا عقیقہ كا جانور ہے، اور جہاں آپ رہائش پذیر ہیں وہاں ذبح كرنا مشكل ہے تو آپ كے لیے افضل یہی ہے كہ آپ اس شخص كو قربانی كی رقم كسی دوسرے ملك ارسال كریں جو آپ كی طرف سے قربانی كا جانور ذبح كر دے، جہاں فقراء و مساكین اور قربانی كے اہل اور محتاج لوگ ہوں؛ كیونكہ قربانی یا عقیقہ كا جانور ذبح كرنا اس كی قیمت صدقہ كرنے سے زیادہ اولی اور افضل ہے.

امام نووی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

فرع: ہمارے نزدیك عقیقہ كرنا جانوی كی قیمت صدقہ كرنے سے افضل ہے، امام احمد رحمہ اللہ اور ابن منذر نے بھی یہی كہا ہے " انتہی.

دیكھیں: المجموع للنووی (8 / 414).

اور " مطالب اولی النھی " میں ان كا كہنا ہے:

(اور اس كا ذبح كرنا) یعنی قربانی ذبح كرنا (اور) عقیقہ (كا جانور ذبح كرنا) اس كی قیمت صدقہ كرنے سے بالنص افضل ہے، یعنی اس پر امام احمد رحمہ اللہ نے بالنص بیان كیا ہے (اور اسی طرح قربانی بھی اس حدیث كی بنا پر (یوم النحر والے دن ابن آدم كا خون بہانے سے زیادہ اللہ تعالی كو كوئی بھی عمل محبوب نہیں، اور وہ روز قیامت آئیگا

تو اس كے سينگ، اور كھر اور اس كے بال اپنے ساتھ لائيگا، اور زمين پر گرنے سے قبل اللہ تعالى كے ہاں خون مقام حاصل كر ليتا ہے، چنانچہ اس سے اپنے نفسوں كو اچھا بناؤ"

اسے ابن ماجہ نے روايت كيا ہے.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قربانى كا جانور خود ذبح كيا اور قربانى كے اونٹ بھى اور ان كے بعد آنے والے خلفاء نے بھى ذبح كيا؛ اور اگر قربانى كے جانور كى قيمت صدقہ كرنا افضل ہوتى تو اس كو نہ چھوڑتے " انتہى.

مذكورہ بالا حديث علامہ البانى رحمہ اللہ نے السلسلۃ الضعيفہ حديث نمبر (526) ميں اسے ضعيف قرار ديا ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا جس ملك اور علاقے ميں شخص خود موجود ہو اسى جگہ قربانى كا جانور ذبح اور نحر كرنا جائز ہے، يا كہ اس كى قيمت اپنے ملك يا كسى دوسرے اسلامى ملك ارسال كرنى جائز ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

افضل يہى ہے كہ جب آپ كے اہل و عيال آپ كے ساتھ ہوں تو اپنے ملك ميں ہى قربانى كريں، اور اگر آپ كے اہل و عيال كسى اور جگہ ہوں اور ان كے ليے قربانى كرنے والا كوئى نہيں تو آپ ان كو قربانى كرنے كے ليے رقم ارسال كريں " انتہى.

ماخوذ از: فتاوى الشيخ بن عثيمين (24 / 207).

واللہ اعلم .